بدلنے پر حیرت نہیں بلکہ وہ اتفاقاتِ زمانہ کی اثر انگیزی پر تعجب کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ محبوب ماضی میں ایسا نہ تھا۔ وہ محبت کرنے والوں کو اپنا دُشمن تو نہ سمجھتا تھا۔ وہ اپنے عاشق کے ساتھ محبت سے پیش آتا تھا۔ وفا کا جواب وفا ہی سے دیتا تھا۔ اب وہ بدلا ہے تو قصور اس کا نہیں، حادثات زمانہ کا ہے۔ وہ بے وفا نہیں تھا، اسے دنیا کے حالات نے بے وفائی پر مجبور کر دیا ہے۔

مشقی سوالات

1: فراق گورکھپوری کی غزل میں قافیہ اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

جواب: غزل کے قوافی ''کمی' زندگی' دوستی' عارضی' شوریدگی' روشنی' دشمنی'' غزل کی ردیف ''کب تھی''

2: فراق کی غزل کے تیسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کیجیے۔

جواب: اشعار کی تشریح حصہ تشریح میں ملاحظہ کیجیے۔

3: فراق نے اپنی غزل میں اتفاقاتِ زمانہ کو کس بات کا موجب قرار دیا ہے؟ آپ کس حد تک اس سے متفق یا غیر متفق ہیں؟ بحث کیجیے۔

جواب: فراق نے اپنی غزل میں اتفاقاتِ زمانہ کو اہلِ جہاں کی' محبت کرنے والوں سے دشمنی کا موجب قرار دیا ہے۔ یہ بات تو طے ہے کہ انسان میں بعض اخلاقی کمزوریاں ہیں' جن میں ایک حسد بھی ہے۔ اس منفی جذبے کے تحت انسان اس دنیا میں دوسرے کی زندگی سے اپنی زندگی کا تقابل کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ یہ دیکھے کہ دوسرا شخص اس کے مقابلے میں زیادہ پُرسکون اور آسودہ حال ہے تو اسی اخلاقی کمزوری کے سبب' جسے ہم نے حسد کا نام دیا ہے' اسے ان لوگوں سے نفرت سی ہونے لگتی ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا بھی ہے جو اپنے حال میں مست رہتے ہیں۔ جنھیں اپنی ذات کے سوا دنیا میں کچھ اور نظر نہیں آتا۔ ان کے دِل میں کسی کے لیے خیر خواہی' ہمدردی یا محبت کے جذبات نہیں ہوتے۔ ان کی نظروں میں محبت ایک کارِ بیکاراں ہوتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ سب کی سوچ اور طرزِ فکر انہی کی طرح ہو جائے لیکن جب ایسا نہیں ہوتا تو پھر دوسروں کے معاملے میں ان کی سوچ منفی ہو جاتی ہے جسے شاعر نے دشمنی سے تعبیر کیا ہے۔

4: مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے۔

جواب: تراکیب کے معانی اور جملوں میں استعمال ملاحظہ کیجیے۔

- **آشفتہ حالی:** پریشان ہونا۔ سعید کی آشفتہ حالی کا بڑا سبب بے روزگاری ہے۔
- **دلِ غمگین:** دُکھی دِل۔ ہجر کے دَور میں عاشق کے دِلِ غمگین کو سکون نہیں ملتا۔
- **حیاتِ چند روزہ:** چند دن کی زندگی۔ اس دُنیا کی حیات چند روزہ میں ہمیں ابدی زندگی میں کامیابی کے لیے تیاری کرنی چاہیے۔
- **حیاتِ جاوداں:** ہمیشہ کی زندگی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے والے حیاتِ جاوداں پاتے ہیں۔